نمونہ فصاحت اندرون سخن کی فیض سی
دیوان لطف
احمد علی
مطبع شعلۂ طور کانپور میں برو تحفش طبع ہوا

ردیف — بسم اللہ الرحمن الرحیم — الف

ازل مین جوش پر آیا جو دریا حق کی رحمت کا
ہوا جب عالم آرا آفتاب اوج نبوت کا
ہوا جلوہ جو عالمگیر نور روی حضرت کا
شہنشاہی ہی عہدہ حقتعالی کی رسالت کا
محمد انجمن آرا ہی ایوان رسالت کا
بیان ہو کس زبان سی وصف اعجاز و کرامت کا
ضیای چشم موسیٰ نور ہی حضرت کی صورت کا
ہوا داران ظلمت کو سہارا ہی ہدایت کا
ملا صدیق کو رتبہ صداقت کا رفاقت کا
علی مرتضی سے کھلگیا ہر عقدہ حجت کا

سر احمد پہ رکھا تاج عالم کی شفاعت کا
ہر اک ذرہ ہوا مہتاب کسری کی جہالت کا
منور ہوگیا عالم نشان پایا نہ ظلمت کا
دو عالم مین چلن ہی سکہ مہر نبوت کا
چراغ طور اک جلوہ ہی اوسکی شمع خلوت کا
کہ آدم کو تفاخر ہی محمد کی شرافت کا
ارادہ نقش پا سی ہے ید بیضا کو بیعت کا
گنہگاران امت کو وسیلہ ہے شفاعت کا
عمر کو عدل کا عثمان کو حلم اور سخاوت کا
امامت کا ولایت کا شہادت کا ریاضت کا

بنایا نقش پشت پاک پر مہر نبوت کا
دلیل کعبہ مقصد ہی گمراہان حیران کو
شفیع روز محشر ہی گنہگاران امت کا
نبی کی نوری کی شمع قندیل فلک روشن
دکھایا حق نے ذکس پردی مین جلوہ اپنی قدرت کا
برنگ صفحۂ خورشید روشن ہوگیا کاغذ
رقم کرنے لگا جب وصف جب ین اونکی صورت کا
نظارہ سی بھر آتا دیدۂ خورشید مین پانی
سر حضرت پہ گر رہتا نہ سایہ ابر رحمت کا
بنایا دونون عالم کو تونگر دولت دین سے

ہوا ہے شوق سے اوڑھا یارب | مدینے کو تن لاغر ہمارا
ہمارے واسطے ہے آب کوثر | نبی ہے مالک کوثر ہمارا

خدا وہ دن دکھائے اب تو اے لطف
نبی کا آستان ہو سر ہمارا

وصف کیا لکھے کوئی اے سرور عالم ترا | ہر بشر مداح ہے آدم سے تا ایندم ترا
اللہ اللہ نام تیرا کیا عزیز خلق ہے | کلمہ یوسف مصر کے پڑھتا ہے اک عالم ترا
خوب ہے جو ہے ادب اعلیٰ سے اعلیٰ تجھ سے | وصف ہے ادنیٰ سے ادنیٰ اور کم سے کم ترا
حال کیا ہوتا ترا نظارہ گر ہوتا حصول | مر گئے جب جیتے جی اوصاف سنکر ہم ترا
ہے بجا گر بادشاہ دو جہان تجکو کہیں | تابع فرمان نظر آتا ہے کل عالم ترا
یاد ابروی رسول پاک آتی ہے مجھے | سجدہ کرواتا ہے اے محراب کعبہ خم ترا
خوب سوچا آخرت کی شادمانی کا سبب | عالم ہستی سے لیکر جائینگے ہم غم ترا
گور مین پڑھواؤنگا تجھسے فرشتونسے درود | لب پہ میرے نام ہوگا یا نبی ہر دم ترا
آرزو یہ ہے عدم کو جاؤن یعنی ہستی سے مین | لب پہ ہو شکر خدا اور دلمین ہو دو غم ترا

لطف دیکھا حشر مین عصیان بہا کر لیگیا
تھا کوئی دریائے رحمت دیدۂ پرنم ترا

بیان کیا ہو شرف اوس باعث ایجاد عالم کا | کہ وہ فخر پیمبر ہی فخر ملک ہے فخر آدم کا
پڑا نور قدم جسوقت اوس خورشید عالم کا | ستارہ بنگئے ہر ذرہ زمین کا عرش پر چمکا
مین ہو لیے والہ و شیدا ہوا اوس سرور عالم کا | کہ جسکے صدقہ سے رتبہ بڑھا اولاد آدم کا
تصور روتے مین تھا کعبۂ ابروے پرخم کا | بنا تھا اشک کا ہر قطرہ قطرہ آب زمزم کا

غزل دیگر

ہے وہ لاثانی و بے مثل پیمبر اپنا
ایسا یکتا ہے کہ رکھتا نہیں ہمسر اپنا

ردیف الف

عمر بھر کوچہ حضرت کی لکھی ہے تعریف
بستر ا ہوویگا جنت مین مقرر اپنا

واعظو روز قیامت سی خطر کیون ہو ہمین
جب نبی آپسا ہو شافع محشر اپنا

طائر سدرہ کو شہپر کا جہان پڑ رہتا
تھا وہان جلوہ نما مالک و سرور اپنا

چشم الطاف سے حضرت کے تعجب کیا ہے
دسترس حشر کے دن ہو لب کوثر اپنا

مدحت قامت بالائے نبی لکھتا ہے
کلک ہے غیرت شمشاد و صنوبر اپنا

احمد پاک کے کچھ وصف بیان کر حافظ
آخری وقت ہی ہو خاتمہ بہتر اپنا

منزل گور کی ظلمت سے خطر کسکو ہے
وہ دکھاوینگی ہمین روی منور اپنا

وصف محبوب خدا لکھہ نہین سکتا کوئی
لطف منہ بند کرو بہر پیمبر اپنا

سرور عالم کا جسکو عشق حاصل ہوگیا
جیتے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہوگیا

جو غم دوری سے پیغمبر کی بسمل ہوگیا
دم نکلتے ہی قرب خالق اوسکو حاصل ہوگیا

طاق ابروی نبی پر دل جو مائل ہوگیا
طائر قبلہ نما کیطرح بسمل ہوگیا

دل یہ کس خورشید رو کی تل پہ مائل ہوگیا
جو سویدا کو قمر کا نور حاصل ہوگیا

رات وصف جلوہ حسن نبی سے بزم مین
شعلہ وادی ایمن شمع محفل ہوگیا

رائگان جائیگی اپنی سب خدا کی بندگی
گر نبی کی یاد سی ایکدم بھی غافل ہوگیا

سن لیا نام محمد جب کسی سے ہمنشین
شوق مین صل علی پڑھنا بھی مشکل ہوگیا

پھونک ہی دیتا جہنم عاصیون کو یا نبی
بیچ مین دریای رحمت تیرا حائل ہوگیا

کیون نہ تیری عشق سی ہو چون کتان صد چاک دل
اک اشارے سی ترے دو ماہ کامل ہوگیا

دیکھتا ہون روضہ اقدس کو ہون اگرچہ دور
دور بین چشم تصور سے مرا دل ہوگیا

شوق پابوس نبی خلد مین پہونچا ئیگا
اونکی نعلین مبارک پہ تصدق کرتا
چومتے جاتے آنکھونسے لگاتے اوسکو

ایسے رستے کا یہی خضر ہی رہبر ہوتا
زر زمانے کا اگر مجھکو میسر ہوتا
گر میسر در محبوب کا پتھر ہوتا

لطف الطاف خدا ہوتا ہی جس شاعر پر
سجدا سے وہی مداح پیمبر ہوتا

عشق جسدم سے جناب مصطفےٰ کا ہوگیا
گیسوی احمد کا لے دل جسکو سودا ہوگیا
بیٹھے جی کچھ تمسے گر وصف مدینا ہوگیا
وصف تیرے استانکا یا جناب مصطفےٰ
کفر کی ظلمت سے کیسا خلق مین اندھیر تھا
جب ہوئے پیدا نبی آئی زمین سے یہ صدا
وصف کچھ موزون جو سمجھی تو حضرت کا کیا
پڑھ لیا ہی سوتے دم جب روح حضرت پر درود
جب اشارے سے کیا انگشت کے شق القمر
آگیا ذرہ جو اوس بدر الدجی کی زیر پا
اسقدر رویا تری فرقت مین ای ابر کرم
دو جہان کی نیکنامی ہوگئی اوسکو حصول
آپ نے ہجرت جو فرمائی مدینے کیطرف
نور حضرت تھا جو ماتھے مین خلیل اللہ کے

حق تو یہ ہے مین خدا کا خاص بندہ ہوگیا
عقل کل سے بھی وہ لے ناداں دانا ہوگیا
باغ جنت دیکھنا جاگیر اپنا ہوگیا
حاملان عرش اعظم کا وظیفا ہوگیا
نور احمد سے یکایک کیا اوجالا ہوگیا
عرش اعلی سے دو بالا میرا رتبہ ہوگیا
مصرع برجستہ میرا اک رشک طوبیٰ ہوگیا
صاف دن بھر کے گناہوں کا ازالا ہوگیا
چاند اگر عارض روشن پہ ہالا ہوگیا
چاند سورج سے دو چندان نور اوسکا ہوگیا
روبروے چشم تر لے آب دریا ہوگیا
جو نبی کے عشق سے دنیا مین رسوا ہوگیا
کیا سیہ پوش آپکے ماتم مین کعبہ ہوگیا
ایکدم مین آگ سے موجود لالا ہوگیا

لطف بخشش کا وسیلا ہوگیا

ایضاً

بیان کس منہ سے ای ختم رسل ہو مرتبا تیرا
لکھا ہے عرش پر اسم مبارک جابجا تیرا

ردیف الف

کرون کس سے فریاد اے دادرس — تمھارے سوا یا شفیع الورا

کہان جاے ایشاہ در سے ترے — ترا یہ گدا یا شفیع الورا

تمھین بخشواؤ کے اللہ سے — مری ہر خطا یا شفیع الورا

سہارا ہے ہر دو سرا مین ترا — نہین دوسرا یا شفیع الورا

مجھے بھول جانا نہ بہر خدا — بروز جزا یا شفیع الورا

جہنم سے مجکو بچا لیجیو — براے خدا یا شفیع الورا

مدینہ دکھا اب تو بہر خدا — نبی الورا یا شفیع الورا

پیاسا ہون مین شربت دید کا — عطا کر عطا یا شفیع الورا

مدینہ مین مولی یہ جا کر مرے — غلام آپ کا یا شفیع الورا

مری گور مین بھی مدد کیجیو — مرے مصطفا یا شفیع الورا

مرا مدعا تجکو معلوم ہے — کرون عرض کیا یا شفیع الورا

یہ دل کی تمنا ہے مولا مرے — یہ ہے التجا یا شفیع الورا

یہی آرزو ہے یہی ہے ہوس — مدیح خدا یا شفیع الورا

رہا زیست مین جسطرح ذوق شوق — تری نعت کا یا شفیع الورا

رہے بعد مردن یونہی خلد مین — ہمیشہ سدا یا شفیع الورا

خدا خود ہے مداح قرآن مین — ترا جا بجا یا شفیع الورا

بشر کیا فرشتون سے کیجی نہ ہے — تمھاری ثنا یا شفیع الورا

بلا لے مدینے مین اب لطف کو

نہ در در پھرا یا شفیع الورا

کیون نہ سایہ کی ہو وی سی ہو منزہ جسم پاک
ہے خدا سی دو جہان سے بیگانہ یہ دعا

ہی الف وحدت کا قد دلربا ہے مصطفا
بخش دے تقصیر لطف اک اک سرا ہے مصطفا

ایضاً

مرتے دم عشق نہفتہ مرا افشا ہوگا
جسنے دیکھا تری دیوار کا سایہ ہوگا

دمبدم نام نبی منہ سے نکلتا ہوگا
دھوپ سے بدتر او سے سایۂ طوبا ہوگا

گر مدینہ کے سوا مجکو کہین دفنایا
دیکھ لیجو نہ مرا گور مین لاشا ہوگا

احمد پاک کی باتون مین جو شیرینی ہے
بخدا قند بھی اتنا تو نہ میٹھا ہوگا

سر کے بل کعبہ سی جائینگے مدینے کیطرف
سمت ہارون جو ہمارا کبھی سیدھا ہوگا

پیرہن پھاڑ کے جنت سی نکل جاؤنگا
یاد جسدم مجھے صحراے مدینا ہوگا

حشر کو پیش خدا جب یہ پڑھونگا اشعار
لطف ہر سمت سی غل صل علی کا ہوگا

محبت اونکی کرو دل مین دوستان پیدا
ہوئے ہین ہونے سے جنکے سب انس و جان پیدا

نہوتے آپ جو ای فخر انس و جان پیدا
نہ ہوتا عرش نہ کرسی نہ لامکان پیدا

ہوئی پسند فصاحت مری جو روز الست
کیا ہی کا مجھے حق نے مدح خوان پیدا

خدا تلک جو رسائی ہے زاہد و منظور
کرو دلون مین غم سرور جہان پیدا

گر ایکبار وہ گلگشت باغ مین کرجاین
ہرا بھرا رہے گلشن نہ ہو خزان پیدا

ترے ہی دم کے لیے کائنات خلق ہوئی
جو تو نہوتا نہوتا یہ سب جہان پیدا

یہ دیکھو آتشِ عشقِ رسول کی تاثیر
کہ دل تو جلتا ہی ہوتا نہین دھوان پیدا

کرونگا شکوہ ہجر نبی نہ خالق سے
ہوا ہون خلق مین بہرِ امتحان پیدا

دیکھئے کس طرح انسان ترا سایا محبوب — نور اللہ کا تھا تیرا سراپا محبوب

تو جو مبعوث خلایق مین نہوتا محبوب — ہوتی مخلوق بھی لاریب نہ پیدا محبوب

یک نظر دیکھئے جو کوئی ترا جلوا محبوب — قدرت حق کا نظر آئے تماشا محبوب

رشک فردوس بریں ہے ترا کوچا محبوب — قد موزون ہی ترا غیرت طوبا محبوب

گو ہے بے سایہ ترا قامت رعنا محبوب — سارے مخلوق پہ ہی ترا سایا محبوب

نہیں رکھتا ہی قدم عرش پہ اپنا محبوب — اوسکے دیوانے ہین ہم ہی جو خدایا محبوب

تیری تصویر تصور سے جو دل مین آئی — اور ہی کچھ نظر آیا تجھے نقشا محبوب

انبیا جتنے ہین سب حق ہی مگر فرق یہ ہی — وہ پیمبر ہین فقط تو ہے خدا کا محبوب

چار سو حضرت عزت مین ہو آمین کی صدا — تو اوٹھاوے جو کہین ہاتھ دعا کا محبوب

مرقد پاک کی ہو مجکو زیارت حاصل — کاش بر آئے مرے دلکی تمنا محبوب

نیکنامی اوسے عقبی مین میسر ہوگی — ہے جو دنیا مین ترے عشق سے رسوا محبوب

کاٹ ہے کو دشت ضلالت سے نکلنا ہوتا — سیدھا رستہ جو ہمین تو نہ بتاتا محبوب

تیرے رخسار قمر رشک کا ہی جبسے خیال — جون کتان چاک ہی ہر سینے کا پردا محبوب

حسن یوسف ہی خدا نے نہین بخشا تنہا — رکھتا ہے پنجہ موسئی لب عیسا محبوب

لطف طوبی کے تلے بیٹھا ہوا روتا ہی — یاد کر کر تری دیوار کا سایا محبوب

ردیف تا

ہمکو حاصل ہے مدینہ مین فضاے جنت — شیخ و زاہد کو مبارک ہو ہوای جنت

اسکے پاک سکے کوچے سے اگر دون تشبیہ — مثل گل جامے مین پھولی نہ سماے جنت

ارزو ہی مجھے حضرت کی قدمبوسی کی — جان کھوتا ہون جو دونرا تا برای جنت

ردیف جیم

یا نبی ہون آپکی فرقت سے بیدم الغیاث
الغیاث اے بادشاہ ہر دو عالم الغیاث

دستگیری کر مری اے شافع روز جزا
کھینچتے ہیں اب گنہ سوے جہنم الغیاث

اے در دریاے نبوت ہوان کبتک ہجر مین
ہوگئی ہے آنکھہ ہر یک چاہ زمزم الغیاث

ہاتھہ آجاے اگر خاک مدینہ ہو شفا
درد دل جاتا نہین پہلو سے اکدم الغیاث

ہے توسل آپکے کسدن ہوئی توبہ قبول
ہر سون ہی کرتے رہے حوا و آدم الغیاث

عارض گلرنگ حضرت کا جو دلمین عشق ہی
مثل بلبل نالہ ہر ساعت ہے ہر دم الغیاث

ایک ہیبی گراسی دن آپ کا رہجائیگا
روز محشر کو پکاریگا جہنم الغیاث

تا خدائی ہر مدینے کی طرف باد مراد
جوش طوفان پر ہے اپنی چشم پرنم الغیاث

ہون مدینے کی زیارت کو یہ بین اشک وگین
دیکھکر حالت کو میری کہتا ہے غم الغیاث

اہلبیت او سدم باب رحمت کھول دیتا ہے خدا
ہجر حضرت مین کیا کرتے ہین جب ہم الغیاث

تیغ فراق سے ہے دل افگار الغیاث
ہجر نبی مین زیست ہے بیکار الغیاث

کب تک رہون مین صورت بیمار الغیاث
کٹتی نہین ہے رات جدائی کی کیا کرون

دل ساغر سرشتہ مین ہی خوار الغیاث
ایسا ہوا ہون اب غم ہجر نبی سے زار

اے تیغ عشق ابروے خمدار الغیاث
ہوونگے حضور سایہ فگن روز بازپرس

تار نفس ہے دلکو گرانبار الغیاث
بیہودہ تھا اگر نہ حضوری ہوئی نصیب

جائیگی عاشقون کی نہ بیکار الغیاث
نالہ اگر کرون غم آل رسول مین

کرتا رہونگا یا شہ ابرار الغیاث
سنکر پکار اوٹھے در و دیوار الغیاث

دیو سیاہ مانگے پناہ جسکے خوف سے
ہے وہ سیاہ اپنی شب تار الغیاث

گروہ نیسان کرم بر سر احسان آجائے
بھر لے دامن میں عوض اشک کے گوہر محتاج

حلۂ خلد کے ہیں اپنے نبی سے سائل
کیا کریں جا کے وہ عمامہ و چادر محتاج

تجکو اللہ نے جب سرور کونین کیا
پھر دو عالم ہو ترا کیونکہ نہ یکسر محتاج

ہے یقین جوشش دریائے کرم سے تیرے
حشر کو امت تشنہ کی ہو کوثر محتاج

تشنۂ نرگس شہلائے مبارک کا ہوں میں
نہیں کوثر کا ہوں اے ساقی کوثر محتاج

نہ اوٹھیں گے نہ ملے گی انھیں جنت جبتک
بیٹھے ہیں آپکے دروازے پہ اڑ کر محتاج

جامہ خاک رہ یثرب میں نہیں گرد آلود
جیب و دامن میں لیے جاتے ہیں سنکر محتاج

اوس شہنشاہ کے اے لطف رعیت میں ہوں
جسکی دربانی کے ہیں لاکھ سکندر محتاج

ایضاً

محبوب خدا عرش پہ پہونچا شب معراج
کیا کھل گیا امت کا نصیبا شب معراج

محبوب نظر آیا جو تنہا شب معراج
پردے سے خدا خود نکل آیا شب معراج

حاصل یہ ہوا آپ کو رتبا شب معراج
اللہ کو ان آنکھوں سے دیکھا شب معراج

روشن ید بیضا سے کف پا شب معراج
کیا روح نبی کا الکھون جلوا شب معراج

انسان کی کیا جان فرشتہ بھی نہ پونہچے
وان جاکے وہ اکدم میں پھر آیا شب معراج

کہتے ہیں شفاعت لسے اللہ سے ہر بار
تھا بخشش امت کا تقاضا شب معراج

اے لطف جو محبوب نے چاہا وہی پایا
باقی نہ رہی کوئی تمنا شب معراج

پردہ بھی ہٹا بیچ میں حائل شب معراج
تھا قرب محمد کو یہ حاصل شب معراج

دل طاعت معبود میں شاغل شب معراج
لب بخشش امت کے تھے سائل شب معراج

گل سے افزون سنکے رنگ احمد مختار سرخ	روکے خون کھتے ہین آنکھین طالب دیدار سرخ
خون دل آتا صبح ہوتے ہین نبی کی یاد مین	بے سبب ہمدم نہین یان دیدۂ بیدار سرخ
عید کے دن ہے خوشی افزون ہے جانیکی وہان	جامۂ احرام رنگوائین گے ہم زوار سرخ
دونون آنکھون مین لگاؤن جانکر کحل البصر	ہاتہ آئے خاک پاے پنجتن گر چار سرخ
یاد مین خسارہ رنگین کے پڑہتا ہون درود	باغ مین گلکے نظر آتے ہین جب خسار سرخ
لطف گر ہوون ہوا وصف لب لعلین پاک	خون دل سے لکھین گے دیوان مین ہم اشعار سرخ

ردیف دال

اچھا نہو یارب کبھی بیمار محمد		کم ہو نہ کبھی خواہش دیدار محمد
مومن ہوا جسنے کیا اقرار محمد		کافر ہوا جسنے کیا انکار محمد
رویا کرین گلزار مین شبنم کی روش گل		اکبار جو دیکھین گل رخسار محمد
انگاروں پہ کیون لیع لوٹن نہین کیکے صورت		جب دیکھون نہ وہ چاند سے رخسار محمد
عالم سے مین پلید ست سرو کار نکھون		ہاتہ آئے اگر خدمت سرکار محمد
کیون آنکھین مین بند کرون دید جہان سے		ہے مد نظر اندنون دیدار محمد
مخلوق مین خالق کا بھی اظہار نہوتا		ہوتا نہ اگر خلق مین اظہار محمد
یوسف سے فزون حسن ہین کیونکر نکھین ہم	ق	اوس زور پہ ہے گرمی بازار محمد
بندون مین وہان اونکے زلیخا ہوئی خواہان		اوریان پہ خدائی ہے خریدار محمد
جو طالب جنت ہو وہ طوبی کی تلے جائے		جنت ہے ہمین سایۂ دیوار محمد

اے لطف وہ محبوب خداوند جہان ہے
جو کچھ کہو وہ سب ہے سزوار محمد

اک جوہر آئینہ سویدا نظر آیا ہر حب دل مین ہوا جلوہ نما روے محمدؐ

دکھلاؤ محمدؐ مجھے محشر مین خدا کو یارب مجھے دکھادے یہان روے محمدؐ

اس مصرع سے اب بڑھکے نہ مصرع کوئی ہوگا طوبی سے ہی بالا قد دلجوے محمدؐ

اک حملے مین کیونکر در خیبر نگر آتا تھا دست خدا قوت بازوے محمدؐ

زیبا ہے اوسے دعوی شاگردی معبود
جو عبد ہے اے لطف ثناگوے محمدؐ

ہے سر مین ازل سے سر سوداے محمدؐ ہے دل مین خیال رخ زیباے محمدؐ

حیوان ہی جو انسان نہین شیداے محمدؐ بیعقل ہے جسکو نہین سوداے محمدؐ

بیعت کا کرے حضرت موسیٰ سے اشارہ دیکھے یہ بیضا جو کف پاے محمدؐ

سایہ جو نہین جسم مطہر کا یہی وجہ اک نور مجسم ہے سراپاے محمدؐ

آسیب قیامت سے بلا میری اوڑیگی مین دل سے ہون محو قد رعناے محمدؐ

قوسین کا تھا فاصلہ حق سے شب معراج ادنی سا یہ ہے رتبۂ اعلاے محمدؐ

جاتے ہی وہ ہر عالم بالا سے میری آہ جس دن سے ہی عشق قد بالاے محمدؐ

طوبی کی بلندی پہ جو یہ فخری رضوان دیکھا نہین کیا قامت رعناے محمدؐ

رو رو کے یہی کہتا ہون اللہ سے دن بھر رؤیا ہی مین دیکھون رخ زیباے محمدؐ

اب بندہ کے سر مین ہی سوداے شب و روز ہو سر یہ مرا اور کف پاے محمدؐ

گو نزع کے صدمہ سے نہین تاب سخن ہی یہ لطف مگر پڑھتے ہین مرضاے محمدؐ

ہو شمع لحد شمع تولاے محمدؐ ہو نقش لحد نقش کف پاے محمدؐ

ردیف دال

ردیف را

ایضاً

[illegible] کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہے [illegible]
[illegible] لطف پالے خاک اوسکی آستان پر

ایضاً

[illegible] مصطفیٰ کو دیکھکر [illegible]
مظہر ذات خدا [illegible]
شان حق یاد آئی روئے مصطفیٰ کو دیکھکر
امت احمد پہ الطاف خدا کو دیکھکر
[illegible]
چاندنی چھٹکی ہوئی آنکھوں میں [illegible]

ہر کرم کو اپنے فرمایئے اشارہ — دھو ڈالے سب گنہ کی دفتر مرے پیغمبر
تشریف آپ لائیں جب وقت نزع آوے — ہرگز نہو وین میلے تیور مرے پیغمبر
پھر تو ہیں آنکھیں شوق دیدار پاک میں ہیں — کوثر سے ہیں فزون تر بہتر مرے پیغمبر
آوارہ کو بکو ہے رہبر کی جستجو ہے — لو اب بلا لو اپنے در پر مرے پیغمبر
ہر دم یہ آرزو ہے ہر دم یہ التجا ہے — بھولوں نہ یاد تیری دم بھر مرے پیغمبر
دشوار تھا سو پہنچا جنت میں تھا نہ آسان — اے لطف گر نہوتے رہبر مرے پیغمبر

ایضاً

بھروسا ہے مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت پر — نہ توبہ پر نہ تقوی پر نہ محنت پر نہ طاعت پر
ہوا ہے جبسے دل مائل مرا خاصا حضرت پر — شرف رکھتا ہے ہر داغ جگر گلہائے جنت پر
کرے گی رشک کیا کیا امت سابق اس امت پر — کھلیں گے جب لب جان بخش حضرت کی شفاعت پر
حصول مقصد کونین عشق و اعالی سے ہے — محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر
جگر ہی اوسکی یاد مصحف عارض میں سیپارہ — نزول آیت رحمت ہی جسکی پاک صورت پر
بھرینگے گوہر مقصود کیا کیا جب وہ دامان میں — وہ دریائے کرم دم بھر کو آیا گر سخاوت پر
تعلق کچھ نہیں دنیا میں غیر عشق نبی مجکو — پھنسیں آزاد دام رشک میں میری فراغت پر
اوڑا کر لیگا اقبال عالی آپ کو اوسجا — جہان پر چھوڑ دے روح الامین تاب و طاقت پر
نبی کے ہجر کا غم عیش عشرت سے زیادہ ہی — ہزاروں وصل ہاں قربان ہیں ایسے غمکی فرقت پر
مجھے کیونکر نہ عاصی مالک خلد برین سمجھیں — ترا اسم مبارک ہی رقم دروازے جنت پر
نہیں ملتی مجھے یاد نبی سے ایکدم مہلت — نماز پنجگانہ تسبیح ہے موقوف فرصت پر
الہی بُت کو لیجائیگا وہ راہ جہنم سے — گواہی جسنے دی ہی اکبار بھی اوسکی رسالت پر

ایضاً

[illegible]

عیب پوشی گر کری ستار میری روزِ حشر | یہ بدن پہچھولے خوشی سی ہو پہٹکر پاش پاش
جبہہ سائی آپکے در کی نہ حاصل ہو گی گر | سر ہی کرد ونگا بین بہشتہ مقدر پاش پاش
آتشِ عشقِ نبی وہ ہی اگر یہہ وی نصیب | جسم ہو فولاد اور ہو جاے پتھر پاش پاش
زائر و نکی پاونمین دیکھا ہی جب کانٹا لگا | ہوگئے ہین دل جگر دونون برابر پاش پاش
صدمۂ ہجر نبی مین گر کبھی نالہ کرون | سینۂ افلاک ہون جا سی پہٹکر پاش پاش
حشر مین آئینگے یون ساقی کوثر کو دست | شیشۂ دل ٹکر ی ٹکر ی ساغر سبر پاش پاش
ٹیچلا ہی استانی پہ نبی کے شوق دل | دیکھین ہین ٹکرے ٹکرے ہوکر پتھر پاش پاش
لطف یاد آئین جو چشم ساقی کوثر وہان | لیکے دست ہو رکو گر دونگا ساغر پاش پاش

ردیف صاد

دلا بندون مین ہین جو انبیا خاص | وہ ہین ہین انبیا مین مصطفا خاص
تمھین ہو رونقِ ہر دو سرا خاص | تمھین ہو زینتِ ارض و سما خاص
خدا کے نور سے پیدا ہوا ہے | تمھارا نور ہے نورِ خدا خاص
خدا کو کسنے دیکھا ہے سنتا ہے | تمھین حاصل ہی ہان یہ مرتبا خاص
شفاعت عاصیون کی تم کروگے | تمھین ہو شافع روز جزا خاص
تو ہی مطلوب محتاج و غنی ہے | ترا طالب ہے ہر شاہ و گدا خاص
بتون نے بارہا سجدے کیے ہین | تجھے نام خدا نور خدا خاص
خدا کا راستا تو نے بتایا | تو ہی ہادی ہے رہبر رہنما خاص
حدیثون سے ہے ان باتون کا اثبات | تو ہی ہے باعث خلق خدا خاص
ہوئی مخلوق سب تیری سبب خلق | تری خاطر بنا ارض و سما خاص

ردیف ضاد

ردیف طا

اک جہان نام خدا پڑھتا ہے کہ تیرا / چشم بد دور تری ہوتی ہے گھر گھر تعریف

در فردوس پہ رضوان ہیں جب روکیگا / ہم چلے جائینگے حضرت کی سنا کر تعریف

ہوتے ہیں واں اسیر و چشم ملائک حاضر / احمد پاک کی ہوتی ہے جہاں پر تعریف

ق

جن و انسان میں پر نہ فقط ہیں مداح / کرتے ہیں حور و ملک تیری فلک پر تعریف

ایکدن وسوسہ شیطان نے دیا یہ جبکہ / کیا لکھے گا کوئی اب آپ سے بڑھکر تعریف

دیکھی قرآن میں جب اوصاف کہا تب دل نے / کیا لکھی ایسے کی سندی نے لکھی گر تعریف

باغ فردوس ہے خالق سے صلہ میں لینا / حشر کو کوچہ پر نور کی پڑھکر تعریف

دیکھنا راضی ہی کرلونگا خدا کو اے لطف / حشر کے روز محمد کی سنا کر تعریف

ردیف قاف

جی سے پیارا ہے مجھے ای کاتب تقدیر عشق / میری پیشانی پہ لکھ حضرت کا تو تحریر عشق

عشق احمد کا حقیقت میں خدا کا عشق ہے / ایک ہی دونوں کا ہے اے دل بہر تقریر عشق

جان و دل قربان کروں گی شئے اپنی ہیں / خلد کے ملنے کی بتلاتا ہے یہ تدبیر عشق

گر ترا روے بہشتی خواب میں دیکھے کوئی / پھر نہ بیداری میں جی روشن کرے تاثیر عشق

ہوگیا عاشق کے حق میں کیمیا صل علیٰ / یا نبی ہے آپکا نام حسن اکسیر عشق

رحمۃ للعالمین عاشق پہ فرمائینگے رحم / ہو دیگا مرہون خلق حسن عالمگیر عشق

گیسوئے احمد کا سودا سلسلہ جنبان ہے لطف / ڈال دیکھے اب ہمارے پاؤں میں زنجیر عشق

ردیف کاف

ہے یقین حلق نہو حلق میں مچا غمناک / روز و شب ہجر نبی میں جو ہے سراپا غمناک

شب خیال رخ روشن میں پڑا تھا غمناک / جلوہ دکھلا کے کیا چاند نے دونا غمناک

آپ ختم المرسلین ہین اور شفیع المذنبین
ہونگیون سبکی شفاعت ختم تمپر یا رسول

ہون وہ دیوانہ مدینی سے جو لیجاوے مجھے
سو کے بیت اللہ چھوڑ آکر آپکا در یا رسول

اور جو کچھ عرض کر سکتا نہین ہین ہان مگر
سنگِ اسود او سگڑی ہو او ہر اسر یا رسول

ق

لاکھہ دل سی مرغ جانکو آپ پر صدقی کرون
گر مجھے اپنا دکھا دو روے انور یا رسول

لطف کی آنکھون پھر یہ آپسی ہے التماس
روے اقدس کی زیارت ہو میسر یا رسول

رکھتا ہی تیری یاد یہ ہر آن یا رسول
سو جان سے اپنے دل پہ ہون قربان یا رسول

اوصاف تیری کیا کری انسان یا رسول
نازل ہی تیرے وصف مین قرآن یا رسول

شکرِ خدا کہ تیری غلامی ہوئی نصیب
کوئی نتھا نجات کا سامان یا رسول

رکھے خدا یون ہی ترے گیسو کا مبتلا
یون ہی پھرا کرون مین پریشان یا رسول

گر مجھکو تیری دولتِ دیدار ہو نصیب
بر آئین دلکی حسرت و ارمان یا رسول

گر دیکھ لین ترے رخ روشنکو مہر و ماہ
چون آینہ ہون ششدر و حیران یا رسول

افسوس مر گیا نہ فراق جناب مین
نادم ہون منفعل ہون پشیمان یا رسول

روتا ہون یاد قامت والا مین رات دن
پہونچے نہ عرش تک کہین طوفان یا رسول

خلد برین مین دشت مدینہ ہوا جو یاد
ٹکڑے کرونگا جیب و گریبان یا رسول

گر وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب
تلخی مرگ مجھپہ ہو آسان یا رسول

تجھپہ نہ کسطرح سے کرین جان و دل فدا
صدقے مین تیرے پایا ہے ایمان یا رسول

ہون جمع تیرے نشان کے تلے حشر کو نبی
ادنی اسی ہی یہ ایک تری شان یا رسول

خلد برین جناب کا ایک خانہ باغ ہی
رضوان تمھاری در کا ہی دربان یا رسول

ردیف المیم

ردیف المیم

پڑھیگا شور اک صلّ علی کا حور و غلمان مین — پڑھونگا نعت کے اشعار جس دن باغ رضوان مین

نزد کش ہوویگا ہر گز کفِ پاے محمدؐ سے — ہزار آوے کوئی خوشرنگ گل صحن گلستان مین

سبب بخشش کا ہوگا اپنا وصف قامت احمد — بعینہٖ آیت رحمت ہے جو مصرع ہے دیوان مین

مسخر کر لیا عالم کو نام پاک احمدؐ نے — کھدا تھا اسم اعظم کیا یہی مہر سلیمان مین

لب جان بخش حضرت کے حدیثونکی رہی خواہان — رہی نیت ہماری مرتے دم تک آبحیوان مین

نکلتا ہی نہین وصفِ قدومِ احمدِ مرسل — رہا کرتا ہے اک مدت سی سر اپنا گریبان مین

الٰہی باغ جنت سے مجھے معذور ہی رکھنا — کہ میرا لگ گیا ہے دل مدینے کے بیابان مین

جو اوس محبوب کے لطافت ہے خوشبو زلف مشکین مین — نہ مشک و عطر و عنبر مین نہ سنبل مین نہ ریحان مین

سرِ مو فرق جو سمجھے تو وہ ہے کافر ناری — محبت ہی تیری نور ایمان ہے مسلمان مین

نہین یا احمدِ مرسل کوئی مشکلکشا تمسا — بچایا نوح کو طوفان مین اور یوسف کو زندان مین

تصور سے عجب ہے لطف مین ہیچ لطف انروزون — کبھی وصل نہی حاصل اوسی شبہا ہجران مین

ایضاً

عشقِ محبوب خدا اے دل جسے حاصل نہین — لاکھ مومن ہو مگر ایمان مین کامل نہین

یہ کریمی ہے خدا کی ہون جو مداح نبی — ورنہ میرا موُنہہ تو وصفِ پاک کے قابل نہین

روح جنت کو نجائیگی مدینے سے مری — ہون مین شیدا اپنی حور و نپہ کچھ مائل نہین

کرے مجھے سیراب دیدار رسولِ پاک سے — آب کوثر کا خداوندا مین کچھ سائل نہین

کافر مطلق ہے وہ مرتد ہے وہ ملعون ہے وہ — جو رسالت کا رسول پاک کی قائل نہین

جان آسانی سے نکلے وقتِ مردن یا نبی — آپکے نزدیک یہ مشکل مری مشکل نہین

عاشقِ شاہِ عرب ہوکر پڑا ہون ہند مین — فرقۂ عشاق مین مجسا کوئی کاہل نہین

اون فرشتون کے فرشتے ہوتے ہین اترے وہان — سو یہان آتے ہین داخل محفل میلاد مین

آوین محفل مین ملائک چرخ سے افسوس ہے — اور بشر ہووین نہ شامل محفل میلاد مین

کسکی میلاد مبارک کی دلا تقریب ہے — نور حق ہو کیون نہ نازل محفل میلاد مین

چشم ابروے نبی کی سنکے مومن مدحتین — کیون نہ لوٹین مثل بسمل محفل میلاد مین

کیون نہ اوس محفل کو رشک روضۂ رضوان کہون — جمع ہین حضرت کے مائل محفل میلاد مین

سو منو پڑھتی ہو اوس جا پاکان پر درود — ایکدم بیٹھو نہ غافل محفل میلاد مین

اوسکو دشمن جانو محبوب خدا کا دوستو — جو کرے انکار جاہل محفل میلاد مین

سو سنو جمع الجوامع مین لکھا ہی دیکھو لو — ہوتے ہین حضرت بھی شامل محفل میلاد مین

مال و زر دنیا سے دو نکا صرف کرکے سنعمو — دولت دین کر لو حاصل محفل میلاد مین

سال بھر کے درمیان ایسا ملو ہیگا خدا — ہوگے تم جسمین کے سائل محفل میلاد مین

لطف پائیگا خدا سے باغ جنت مانگیو — پڑھ کے حضرت کے فضائل محفل میلاد مین

ردیف واو

تری دوری ستاتی ہے حبیب کبریا مجھکو — بہت دلتنگ رہتا ہون مدینے مین بلا مجھکو

نہ بھولے عیش جنت مین بھی اس غم کا مزا مجھکو — عنایت کر فزون عشق محمد یا خدا مجھکو

رہا سوچ گر شوق لقاے مصطفے مجھکو — بہار خلد دکھلائیگا میرا مدعا مجھکو

پہونچ جاویگا ایدل کعبۂ مقصود تک گریہ — غم احمد مین رونا ہی جو یہ صبح و مسا مجھکو

ترا اک جلوہ احمد فروغ ہر دو عالم ہے — دکھا دے چاند سا منہ اپنا اے بدر الدجا مجھکو

ہوس ہی بادشاہت کی نہ دولت کی نہ حشمت کی — تمنا ہی خدا کردے ترے در کا گدا مجھکو

ہر نگ کاہ کا رسیدہ ہوا ہون اس توقع پر — اوڑا لیجاے تا آکر مدینے کی ہوا مجھکو

ایضاً

مین چاہتا ہون اوس شہ عالی مقام کو
الفت ہے جس بشر کی خدا سے انام کو
ایمان سمجھے حب رسول انام کو

ردیف نون واو

گر دل شہید عشق رسالت مآب ہو
محبوب ہو خدا کے رسالت مآب ہو
بی شبہہ تم ہی شافع یوم الحساب ہو
اے دل جسے خطاب رسالت مآب ہو
اے لطف فن شعر میں تم لاجواب ہو
کیونکر نہ شوق نعت رسالت مآب ہو
محبوب کبریا جو کبھی بے نقاب ہو
سرمہ کیا نہ آنکھ کا یثرب کی خاک کو
ہم سرنداستان نبیؐ سے اوٹھائین گے
ہی زہر غیر شربت دیدار مصطفےٰ
سیر بہشت کی جو ہوس ہو تو عاصیو
جسپر ترا کرم ہو خدا مہربان ہو
اک دم گر آپ چشم عنایت سے دیکھ لین
لائے نہ تاب دید کی موسیٰ کیطرح سے
اکسیر خاک کوئی نبیؐ سے جو ہاتھ آئے
حضرت اگر اشارۂ ابرو سے رد کرین
پانی پڑے جو جسم مطہر پہ آپ کے
پی لے شراب عشق نبیؐ میری طرح سے
عاشق ہوا ہی بندہ بھی تیری حبیب پہ

آئے سوال کو جو ملک لاجواب ہو
خالق کی بارگاہ مین تمھین باریاب ہو
لاریب سب پیمبرون مین لاجواب ہو
نازل پھر اوس پہ کیون نہ خدا کی کتاب ہو
مضمون لکھو وہ نعت مین جو انتخاب ہو
سب شاعرون مین لطف تمھین انتخاب ہو
شرمندہ آفتاب خجل ماہتاب ہو
برباد یا خدا دل خانہ خراب ہو
سو گردشین ہون چرخ کی لاکھ انقلاب ہو
آبحیات ہووے کہ کوثر کا آب ہو
تم جیتے جی مدینے مین داخل شتاب ہو
جسپر ترا غضب ہو خدا کا عتاب ہو
کشت امید کو مری بجلی سحاب ہو
غش کھائے شمع طور جو تو بیحجاب ہو
سیماب کیطرح نہ مجھے اضطراب ہو
شیطان کے نصیب نہ تیر شہاب ہو
کیوڑا ہو بید مشک ہو عطر گلاب ہو
پرہیزگار بن کے نہ زاہد خراب ہو
چاہے عذاب ہو کہ الٰہی ثواب ہو

پڑین جبتون بین جو مرجائین تمھاری غمسے
زندہ رہ جائین یہ ہی جائے ندامت ہمکو

رہنے والے ترے کوچے کی ثنا کرتے ہین
جیتے جی بخشی ہے اللہ نے جنت ہمکو

دشت یثرب سے فرشتے نہ ہمین لیجا ہین
سیر جنت سے فزون ہوویگی وحشت ہمکو

شام سی صبح تلک تارے جو ہم گنتے ہین
یاد آتی ہے کوئی چاند سے صورت ہمکو

سجدا لطف عجب لطف ہو گر جنت مین
کفش برداری حضرت کی ہو خدمت ہمکو

ردیف ھا

ہی کو عشق اوس شہ خیر الورا کی ساتھہ
لیتا ہی جسکا نام خدا بھی ثنا کی ساتھہ

ہی انس یون تو مجکو ہر اک انبیا کی ساتھہ
پر دلکو عشق ہے تو حبیب خدا کے ساتھہ

مرقد ملیگا ہند مین گر مجھہ غریب کو
یثرب کو خاک جائیگی اوڑ کر ہوا کی ساتھہ

اوسدم عدم کو روح روانہ ہو یا نبیؐ
آنکھین بھی گڑتے ہوتے ہی ہم کفش پاکی ساتھہ

یثرب کی وہ زمین ہی ہوئے ہین جہان جو دفن
اوٹھین گے روز حشر رسول خدا کی ساتھہ

نعت رسول مین کوئی دیوان لکھوای لطف
تا خلق یاد کرتی رہی مرحبا کے ساتھہ

ایضاً

تڑپ رہا ہی یہ بیمار یا رسول اللہ
دکھائیے اسے دیدار یا رسول اللہ

نہ ملک و مال ہے درکار یا رسول اللہ
حضور کا ہون طلبگار یا رسول اللہ

یہ ضعف ہجر سے ہون نزار یا رسول اللہ
کہ جان جسم کو ہے بار یا رسول اللہ

غم حضور سے ہون زار یا رسول اللہ
مرا علاج ہے دیدار یا رسول اللہ

جو دو ہین مردمک چشم دو ہین نور نظر
صحابہ آپ کے ہر چار یا رسول اللہ

تمھارے کوچے مین جنت کو صاف بھول گئے
جنان کے سارے طلبگار یا رسول اللہ

اوڑھ گیا حضرت کا سایہ چرخ پر بنکر ہما
کیوں نہ ہو [illegible] مشتاق سب ظل ہما کیواسطے

بارگاہِ احمدِ مرسل ہے وہ دار الشفا
[illegible] بستی جہان اپنی دوا کیواسطے

جام کوثر ساقیِ کوثر سے لینگے روز حشر
لا رہون ہی ویکر [illegible] ب [illegible] لطفا کیواسطے

ظلمتِ شب سیاہی روز روشن کا گمان
[illegible] جب [illegible] اوس [illegible] رالدجا کیواسطے

گر دینہ دیکھہ پایہین عیسیٰ و مریم کہین
[illegible] یہ چاہیے دار الشفا کیواسطے

سن لیا ہی جب سے تمکو رحمۃ للعالمین
[illegible] پاک ہین [illegible] عطا کیواسطے

اے خدیو دو جہان وہ ہی تیرا ایوان عمل
ایک رتبہ ہی جہان شاہ و گدا کیواسطے

گور کی گرمی سے گھبرایا جو معراج رسول
کھل گئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کیواسطے

سیم احمد کی نکر نا زار کو افشا کہین مجھ
بند کرا سے لطف [illegible] اپنا خدا کیواسطے

ایضاً

ہے عشق مجکو صاحب ام الکتاب سے
مطلق نہین ہراس ہی روز حساب سے

عشق رخ جناب رسالت مآب ہے
روشن و دو چند دل ہے مہر آفتاب سے

باغ جہان کی سیر سے دلتنگ ہو گیا
ہوا بلا لو خلد مین مجکو شتاب سے

محبوب وہ جو والی ہی کون و مکان کا
[illegible] ہے کو عشق ہے اوسی عالیجناب سے

یاد رخ رسول مین رویا ہون رات کو
دیکھو ملا تو دیدۂ پر نم گلاب سے

ہجر رسول پاک مین جینا وبال ہے
ایسے مین موت آ گئے تو چھوٹون عذاب سے

منظور وصف زلف و رخ پاک ہی اگر
پہلے زبان دھوئیے مشک گلاب سے

رویت ہوئی جو عالم رویا مین آپ کی
بیدار بخت خفتہ ہوا اپنا خواب سے

دم بھر کا یان مقام مجھے ناگوار ہے
ہندوستان سے پہونچون مین یثرب شتاب سے

خدا کے سب نبی برحق ہیں او سبکو الفت ہے — مگر محبوبیت سے آپکو سب پہ فضیلت ہے

محمد کی درِ دولت کی دربانی کی رغبت ہے — اسی منصب کا خواہاں ہوں اسی دولت کی حاجت ہے

رسول اللہ کے صدقے سے حاصل اب یہ عزت ہے — خدائی مجکو کہتی ہے کہ یہ مداح حضرت ہے

مری آنکھوں سے پوشیدہ جو وہ مہر نبوت ہے — ستاروں کی مری گردش سے ایاموں کی شامت ہے

ہمیشہ ذکر حضرت ہے ہمیشہ یاد حضرت ہے — یہی اپنی عبادت ہے یہی اپنی ریاضت ہے

سنا ہے جب سے تیرے ہاتھ امت کی شفاعت ہے — گنہگاران امت کو تری شادی ہے فرحت ہے

تری نعت مبارک سے زلیس ان پر تو زینت ہے — اسی سے شاعران عصر کو ہندی پہ حسرت ہے

ہماری شاعری کی چار سو الطاف شہرت ہے — خدا کا فضل ہے حاسد کو ذلت ہے ندامت ہے

سخنداں ہیں مگر مداح صدقے ہیں پیمبر کے — مرا حاسد جو سنکر ہے گرفتار جہالت ہے

ملائک سے سر آتے ہیں جو نام پاک لیتا ہوں — ترا نام خدا یہ اسم اعظم کیا غنیمت ہے

خدا مداح خود ہے آپ تو ممدوح ایزد ہے — بشر میں مدح خوانی کی تری کب تاب طاقت ہے

مگر ہیں والضحیٰ عارض تو ہیں واللیل وہ گیسو — زیارت آپکی صورت کی قرآن کی تلاوت ہے

ہر اک مضموں جمالی ہے عالم بالا سے لاتا ہوں — مری فکر رسا کی یہ اولو العزمی یہ قدرت ہے

مرے سینے پہ فرقت میں تمہاری سنا ہستی ہے — حقیقت میں آپ جیسے پیمبر کو فضیلت ہے

تصور کی مدد سے میں عرب کی سیر کرتا ہوں — عزیز و ہند میں یہ ظاہری مری سکونت ہے

مرا اک جست میں جانا نہیں دشوار آساں ہے — تمہارے دست قدرت میں دو عالم کی شفاعت ہے

خیال پاک حضرت یا خدا تشریف فرما ہو — کہ میرے خانہ دل کی یہ آبادی کی صورت ہے

دکھائیگا مدینہ دیکھنا سیلاب اشکوں کا — اگر اے آشنا یوں ہی مرا جوش محبت ہے

تصور ہے جو آنکھوں میں گل رخسار حضرت کا — نظر جس رخ پہ کرتا ہوں فضا باغ جنت ہے

ترے خاکِ قدم نے عرش اعظم کو صفا بخشی — ترے مقدم سے پائی زیب و زینت تو جنت نے

خدا کو تیری ہی باعث خدا اوہون نے پہچانا — اگر تو بیچ مین خالق کو کب دیکھا تھا خلقت نے

جگر گل کتا ہے جسکا پاک ہے اب اوسکی دوری سے — کیا شق القمر انگشت سے جس ماہ طلعت نے

ہوئی کافور کفارون کے دل سے کفر کی ظلمت — چراغ دین کیا روشن جہان مین شمع ہدایت نے

بچے آتش سے دوزخ کی ہوئی فردوس کے لائق — یہ جود و احسان کیے حضرت نے اک ادنی شفاعت نے

گنہگاران امت پہ ہے سایہ اوسکے دامن کا — سدا چھتری لگائی جسکے سر پر ابر رحمت نے

ملائک جسکی دربانی کی خاطر ہاتھ ملتے تھے — در دولت سرا تک اوسکے پہونچایا ہے قسمت نے

خدا سے اپنی امت ایکدم مین بخشوا مین گے — شفاعت کو ہاں کی جب یہ جان بخش حضرت نے

نہ کھینچون سر وا ہین اور نہ ہر دم کیون کراہون مین — بہلا مارا جلا ڈالا تپ فرقت کی شدت نے

بتا اے اہل شہر کچھ خبر ہے ہو تم اوسکے — تھا خر حضرت آدم کو بخشا جسکی عزت نے

خدا کی رحمتین ای لطف اس امت کی شایان ہین
نبی پایا ہے کیا صل علی حضرت کی امت نے

گنج دل مین نقد عشق سید ابرار ہے — گنج یہ کاہیکو ہے گنجینہ اسرار ہے

زور پر ہجر نبی مین ضعف جسم زار ہے — جان و دل کیا روح کو تار نفس بھی بار ہے

خواہش جنت نہ دوزخ کا خطر زنہار ہے — میرا مولا میرا آقا احمد مختار ہے

جس زبان پر وصف تیغ ابروی حیدر ہے — وہ زبان کاہیکو ہے اک سیف جوہردار ہے

محکمے سے حشر کے چھٹ جاوگے سب یکقلم — عاصیو وان احمد مختار کل مختار ہے

مدح محبوب الہی کی سنو جس سے عیان — نظم ہو یا نثر ہو ناکارہ ہی بیکار ہے

تیرے باعث سے ہوا آدم کا پھر جنت مین دخل — حق تو یہ ہے یا نبی تیری بڑی سرکار ہے

بخشیگا خلد بخشا یگا سب کے گناہ
یہ سمجھ رہا ہی حبیب ایزدِ غفار سے

خوش آئیگی مجھے فردوس میں طوبی کی چھاؤن
خو گرفتہ ہون نبی کی سایۂ دیوار سے

مدحت نور جمال پاک کا دیکھو اثر
ہو گیا پر نور جلسہ شعر کا اشعار سے

گرد دندان حضرت سی ستارے ہین خجل
مہر و مہ شرمندہ ہین رخسارِ پر انوار سے

کیسے دندان مبارک کی صفت لکھتے ہین لطف
ہی قلم بہتر ہمارا ابر گوہر بار سے

ایضاً

یون انبیا ہین میرے پیمبر کے سامنے
تارے ہون جس طرح مہ انور کے سامنے

زاہد کو قصر خلد مبارک ہو یا نبی
بستر فقیر کا ہو ترے گھر کے سامنے

دیکھا ہی جسنے قامتِ حضرت وہ کہتا ہی
گلشن مین خاک جاؤن صنوبر کے سامنے

جس طرح قدر ماہ منور ہو سے مہر
یون آفتاب ہے رخ انور کی سامنے

جس مردے کو نہ حضرت عیسیٰ جلا سکین
لے آؤ اسکو میرے پیمبر کے سامنے

گر مجھے کوچہ کردو کو جنت عطا کرو
کیا مال ہے یہ تمسے تونگر کے سامنے

رستی ہین ہار سحر مین موسی ضیف ہین
کیجے کے سانپ زلف پیمبر کے سامنے

مصرع نہ موزون ہوگا کو اس سے بڑھکے اب
طوبی سے ہے پست قد پیمبر کے سامنے

ہر وقت مجھسے پند یہ میری وفا کی ہی
رہ سر بکف مدام پیمبر کے سامنے

گو خضر ہادی رہ صحرا ہی یا رسول
کیا ملتجی ہون آپ سی رہبر کے سامنے

خالق سے بخشوا کے کرین داخل بہشت
یہ بات کیا ہی شافع محشر کے سامنے

سورج مکھی ہے ذرہ ہی جیرا ہی یا نبی
خورشید آپ کے رخ انور کی سامنے

کچھ تو سمجھ لیا ہے جو دل سے ادب کا لطف
بیٹھا ہون سر جھکائے ترے در کے سامنے

کفر کفار و نجس ہو کر دو بدو کہتا ہی آج
سنکر وانکار تعظیم نبیؐ سے باز آؤ
آدمی کیا ہین فرشتے ہو تی ہین اِس دم کھڑے
کافر و کا فور ہو نور الہدا پیدا ہوے
سر کے بل اوٹھو سنو جب مصطفا پیدا ہوے
سنتے ہین جس دم حبیب کبریا پیدا ہوے

بیٹھ کے اوٹھین سنے نور کا مجلس بیچ ہم اِس دم کھڑے
نور سے اے لطف جنکے انبیا پیدا ہوے

آج فخر انبیا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
زینت ارض و سما صلِّ علیٰ پیدا ہوے
حامد و محمود و احمد خاص ہے جنکا لقب
حضرت آدم سے جن حضرتؐ کا تھا پہلے ظہور
نور سے جنکے ہوئی تھی آتش نمرود سرد
نوحؑ کی کشتی بچی جنکے سبب طوفان سے
اے خضرؑ بھی تمکو جنکی پیروی کی جستجو
ہر نبیؑ کے جو شب معراج ہوے مقتدا
کیون نہ بت ساری خدائی کے گرین سجدے مین آج
رجعتِ خورشید پھر جنکو طاقت عاصیو
نزع مین مرقد مین محشر مین کرینگے جو مدد
ہاتھ مین جنکے لوائے حمد ہوگا روز حشر
جو کہ ہر امت سے پہلے بخشوائینگے تمھین
آج اسکے نہ کیون ہون شاد محتاج و غنی

شافعِ روز جزا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
رونقِ ہر دو سرا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
وہ محمدؐ مصطفا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
اب و ختم انبیا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
آج وہ نور خدا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
آج وہی ناخدا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
لو وہ رہبر رہنما صلِّ علیٰ پیدا ہوے
وہ امام و پیشوا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
مظہرِ ذاتِ خدا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
آج وہ شمس الضحیٰ صلِّ علیٰ پیدا ہوے
آج وہ مشکل کشا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
وہ شہِ روز جزا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
عاصیو وہ پیشوا صلِّ علیٰ پیدا ہوے
مقصدِ شاہ و گدا صلِّ علیٰ پیدا ہوے

ردیف ے

پاگئے گمراہ راہ راست سب جنکے سبب
آج وہ نور الہدیٰ نور الہدیٰ پیدا ہوے
عقدۂ لاحل جہان کے ہو گئے حل جنکے سبب
آج وہ مشکلات مشکلات پیدا ہوے
رحمۃ للعالمین جنکو خدا فرمائے لطف
آج وہ بحر سخا بحر سخا پیدا ہوے

تمام شد بفضلہ و کرمہ

قطعہ

غزل حافظ عبد الله ... آبادی

مطلع انوار جنت دار وسا محمد
ہے دو جہان ہے نگران سوسا محمد
دیدار مجھکو ہے ... شرفیاب ہوں یارب
دو سے مجھکو بیمار ... طلبگار
خوشنودی خالق کا محمد سے رضا جو سے محمد

دکھا دیا جب میرا نامۂ اعمال	اور اوس میں ہو گی لکھی نعت سید ابرار
خدا وہ لطف دکھائے عجب او ٹھا کے	پڑھونگا لطف میں نعت نبی پکار پکار
یقین ہے اوسے پڑھی جا ئینگے درود اوس دن	شمار کرتے رہیگا بس خدا کو ئی زنہار
او نعت پڑھی جا ئیگی ادھر سے درود	رہیگی دیر تلک روز حشر یہ تکرار
پھر اوسکے بعد وہ پیش خدا کرونگا پیش	جو عمر او ٹھا یا ہی ہجر نبی میں لیل و نہار
پھر اوسکے بعد کرونگا یہ عرض خالق سے	بحق احمد مختار وحید رکرار
ترے حبیب محمد کا مدح خوان ہون میں	ہزار ہون میں بد اطوار لاکھ بد کردار
کرم سے اپنے مجھے بخشدے مری مولےٰ	بہت ہوں عاجز و محتاج و بیکس و ناچار

	مجھے امید قوی ہے یقین واثق ہے عجب نہیں اگر اے لطف بخشدی غفار	احمد علی ناگار

تمت

فیاض سخن آبرو بخش معانی نو و کہن حضرت خدائے متعال ایزد ذو الجلال کی ستایش و ثنا مطلع کلام اور ردیف حمد نعت جناب رسالت مآب حضرت خاتم انبیا سرور اصفیا احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ و علی آلہ الصلواۃ والسلام ہے کہ اندنون لطف علیخان لطف بریلوی کا دیوان لطیف حضرت سرور کائنات اشرف مخلوقات کی نعت مین مطبوع ہوا ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری مین کارپردازان مطبع کی اہتمام سے کانپور مطبع شعلۂ طور مین باختتام کو پہونچا عاشقان مدائح نبوی کی خط خاطر کے لیے مہتمم شعلۂ طور نے جناب فضیلت مآب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حائز کمالات علمیہ و عملیہ مظہر فیوض صوری و معنوی جناب مولانا مولوی ہادی علی اشک لکھنوی کا مسدس جو تضمین شعر مشہور حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۞ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۞ انکا ضمیمہ کیا کہ ناظرین کو معجزات اور حسن ترکیب بلندی مضامین خوبی بندش سے لطف اوٹھیگا ۞